الطھور شطر الایمان (رواہ مسلم)
"پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"۔

اکابرینِ اُمت کی مستند و معتبر کتب سے
وضو، غسل، تیمّم، بالوں اور ناخن وغیرہ کے احکام آسان زبان میں

طہارت کا اسلامی طریقہ

مرتبہ:
مفتی خالد محمود طاہر
نگران شعبۂ تعلیم جامعہ عائشۃ الرسول
رفیق دارالافتاء و استاذ جامعہ محمودیہ

پیشکش:
شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ محمودیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن، فیصل آباد

فہرست

...... ★ ......

دینِ اسلام نے ہر انسان چاہے مرد ہو یا عورت دونوں کی زندگی سے متعلق احکام بتائے ہیں، اور ان احکام پر عمل کرنے سے ہی وہ صحیح مسلمان بنتا ہے۔ لیکن آج کل اس معاملہ میں بہت غفلت نظر آرہی ہے، ہر شخص اپنی طبیعت کا پابند اور خواہش کا بندہ نظر آتا ہے، یہ بہت خطرناک اور افسوسناک صورتحال ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (سورۃ البقرہ:۲۲۲)

"یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے"۔

"طہارت" کے متعلق دینِ اسلام نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے؟ اس بارے میں ضروری ضروری احکام بہت آسان زبان میں پیشِ خدمت ہیں۔ جس جگہ کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو کسی مستند و معتبر عالمِ دین سے سمجھ لیں۔

☆......بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اور نکلنے کے بعد کی مسنون دُعائیں پڑھنا۔

(داخل ہونے سے پہلے کی دُعا) بِسۡمِ اللّٰہ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَآئِثِ

''شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ حاصل کرتا ہوں نقصان دہ مذکر و مؤنث جنات سے''۔

(نکلنے کے بعد کی دُعا) غُفۡرَانَکَ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَ عَافَانِیۡ

''اے اللہ! میں آپ کی مغفرت کا طلب گار ہوں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دُور کیا اور مجھے عافیت دی''۔

☆......بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں پھر دایاں، اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالیں پھر بایاں۔

☆......استنجاء کا ڈھیلا یا ٹائلٹ پیپر (Toilet Paper) اور پانی ساتھ لے کر جانا۔ اور اگر پہلے سے انتظام ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆......ایسی کوئی چیز اپنے ساتھ اندر نہ لے جانا جس پر کوئی آیت، حدیث، اللہ اور رسول یا کسی فرشتے کا نام یا کوئی دُعا لکھی ہو، البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ بنا کر کپڑے یا چمڑے میں لپٹا ہو تو اسے ساتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆......ننگے پاؤں یا ننگے سَر بیت الخلاء میں داخل نہ ہونا۔

☆......پیشاب پاخانہ کرتے وقت بائیں پاؤں پر زور دینا اور بائیں ہاتھ کی کہنی گھٹنے پر رکھ کر ہتھیلی سَر پر رکھنا۔

☆......پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھنا۔

☆......بغیر کسی مجبوری کے کھڑے ہو کر یا لیٹ کر قضائے حاجت نہ کرنا، جس قدر ممکن ہو نیچے ہو کر بدن کھولنا۔

☆......سورج یا چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھنا۔

☆......اپنی گندگی کی طرف یا شرمگاہ کی طرف نہ دیکھنا۔

☆......بلاوجہ اِدھر اُدھر نہ دیکھنا۔ ☆......بلاضرورت کپڑوں یا جسم کو نہ چھونا۔

☆......نہ سلام کرنا اور نہ سلام کا جواب دینا۔ ☆......کسی مجبوری کے بغیر بات چیت نہ کرنا۔

☆......ذکر و تسبیح نہ کرنا اور اسی طرح اذان کا جواب نہ دینا۔

☆......فراغت کے بعد گندگی پر دو تین لوٹے پانی بہانا تاکہ بدبو ختم ہو جائے۔

☆......پیشاب پاخانے کے چھینٹوں سے اپنے آپ کو بچانا کہ اکثر عذابِ قبر ان سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے، اگر کچی جگہ قضاء حاجت کرنا ہو تو نرم زمین تلاش کرنا، اگر نرم نہ ہو تو کرید کر نرم کر لینا تاکہ چھینٹیں نہ اُٹھیں۔

☆......استنجاء بائیں ہاتھ سے کرنا۔

☆......استنجاء سے فراغت کے بعد ہاتھ دھونا تاکہ بدبو دُور ہو جائے، اگر صابن سے دھوئیں تو زیادہ بہتر ہے۔

☆......مندرجہ ذیل جگہوں پر قضائے حاجت نہ کرنا:

......پانی میں......وضو خانے اور غسل خانے میں ......نہر اور تالاب کے کنارے......سردی اور دھوپ سینکنے کی جگہ......سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے......قبرستان میں......کسی سوراخ میں......ہوا کے رُخ پر......راستے اور گزرگاہ پر......جانوروں کے بیچ میں۔

......☆......

ناپاکی سے عذابِ قبر

حضرت عبداللہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جو دو آدمی ان قبروں میں مدفون ہیں ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے جس کا معاملہ بہت مشکل ہوتا، ان میں سے ایک کا گناہ تو یہ تھا کہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ یا پاک رہنے کی کوشش اور فکر نہیں کرتا تھا اور دوسرے کا گناہ یہ تھا کہ چغلیاں لگاتا پھرتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی ایک تر شاخ لی اور اس کو بیچ سے چیر کر دو ٹکڑے کیا، پھر ایک کی قبر پر ایک ٹکرا گاڑھ دیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ نے کس مقصد سے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُمید ہے کہ جس وقت تک شاخ کے یہ ٹکڑے بالکل خشک نہ ہو جائیں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ معارف الحدیث: ۱/۲۸)

فرائضِ وضو (یعنی جن کو پورا کیے بغیر وضو ہی نہیں ہوتا):

(۱) ایک دفعہ پورا چہرہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا (۳) چوتھائی سَر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

سننِ وضو (یعنی جن کو پورا کیے بغیر وضو ناقص رہتا ہے):

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا (۴) کلی کرنا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) پورے سَر کا مسح کرنا (۸) ہر عضو کو تین بار دھونا (۹) کانوں کا مسح کرنا (۱۰) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۱۱) ترتیب سے وضو کرنا (۱۲) ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا (۱۳) لگاتار وضو کرنا، کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھولے۔

شرائطِ وضو:

وضو کے فرائض پورے ہونے کی دو شرطیں ہیں:

(۱) اعضاء پر پانی بہانا، لہٰذا اعضاء کو تَر کر لینا کافی نہیں۔

(۲) پانی کے جسم پر پہنچنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہونا، لہٰذا اگر کسی کے ہاتھوں پر ناخن پالش یا پینٹ وغیرہ لگا رہے تو اس کا وضو نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر انگوٹھی یا چھلا وغیرہ اتنا تنگ ہے کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا تو بھی وضو نہیں ہوگا۔

مستحباتِ وضو (یعنی وہ اشیاء جو دورانِ وضو پسندیدہ ہیں):

(۱) بلند جگہ وضو کرنا (۲) قبلہ رُخ ہو کر وضو کرنا (۳) بیٹھ کر وضو کرنا (۴) گردن کا مسح کرنا (۵) وضو میں کسی سے تعاون نہ لینا۔

مکروہاتِ وضو (یعنی وہ اشیاء جو دورانِ وضو درست نہیں):

(۱) وضو کے دوران دُنیاوی باتیں کرنا (۲) چہرہ دھوتے وقت زور سے منہ پر چھینٹے مارنا (۳) چہرہ

دھوتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کرنا (۴) پانی استعمال کرنے میں زیادہ کنجوسی کرنا (۵) پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔

نواقض وضو (یعنی وہ امور جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے):

(۱) ناپا کی نکلنے کے راستوں (پیشاب پاخانہ نکلنے کے راستوں) میں سے کسی چیز کا نکلنا (۲) جسم سے خون یا پیپ نکل کر ایسے حصے کی طرف بہنا شروع کر دے جہاں غسل میں پانی کا پہنچنا فرض ہوتا ہے (۳) قے کرنا، اور قے کی تین قسمیں ہیں:

(i) کھانے پینے کی قے اگر منہ بھر کر آئے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(ii) اگر جمے ہوئے خون کی قے منہ بھر کر آئے تو وضوٹوٹ جاتا ہے، اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(iii) صرف بلغم کے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، چاہے منہ بھر کر ہو۔

(۴) پاگل ہو جانا (۵) بے ہوش ہو جانا (۶) سو جانا (۷) نشہ آ جانا (۸) بالغ آدمی کا رُکوع اور سجدے والی نماز میں بیداری کی حالت میں زور سے ہنسنا، اور ہنسی کی تین قسمیں ہیں:

(i) تبسم......یعنی بے آواز مسکرانا۔

(ii) ضحک......یعنی ایسی آواز سے ہنسنا کہ اپنے کو آواز سنائی دے۔

(iii) قہقہہ......ایسی آواز سے ہنسنا کہ ساتھ والا بھی سن لے۔

مسئلہ: نماز میں ضحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن وضو نہیں توٹتا، اور قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

وضو کا مسنون طریقہ:

۱)۔ وضو کرنے سے پہلے دِل میں اِرادہ کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے وضو کرتا ہوں، پھر وضو کرنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اور بلند جگہ پر بیٹھ جائیں تا کہ وضو میں استعمال ہونے والا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرے۔

۲)۔ وضو شروع کرتے وقت تسمیہ پڑھیں، یعنی:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

”(شروع) اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان بہت مہربان ہے“۔ یا یہ پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ

۳)۔ پھر سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین دفعہ گٹوں (پہنچوں) تک دھوئیں۔

۴)۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر تین مرتبہ کلی کریں اور مسواک کریں (مسواک نہ بہت نرم نہ بہت سخت، پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کی بہتر ہے۔ سیدھی، لمبائی میں ایک بالشت اور موٹائی میں اُنگلی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے)

اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف اُنگلی سے اپنے دانت صاف کریں تاکہ سب میل کچیل دُور ہو جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کر کے پانی خوب اچھی طرح سارے منہ میں (حلق کے قریب تک) پہنچائیں، اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کریں۔

۵)۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، البتہ جس شخص کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اُوپر پانی نہ لے جائے۔

۶)۔ پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں (لیکن پانی زور سے منہ پر نہ ماریں)، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں اَبروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچائیں کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 9)

داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالیں اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف کر کے اُنگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اُوپر کی جانب لے جائیں۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 10)

۷)۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھوئیں، اس طرح کہ اُنگلیوں سے دھوتے ہوئے کہنیوں تک لے جائیں، اور ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں داخل کر کے حرکت دیں، انگوٹھی پہنے ہوں یا عورتوں نے چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہن رکھی ہوں تو ان کو اچھی طرح ہلائیں کہ کہیں کوئی جگہ سوکھی نہ رَہ جائے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 9، 10)

۸)۔ ایک مرتبہ تمام سَر کا مسح کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تَر کر کے سَر کے آگے کے حصہ (بالوں کے اُگنے کی جگہ) پر رکھ کر پیچھے لے جائیں کہ سارے سَر کا مسح ہو جائے اور بغیر ہاتھ اُٹھائے پیشانی کی

طرف واپس لائیں۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 11)

۹)۔ پھر کان کا مسح کریں اور کانوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی اُنگلیوں کو کانوں کے سوراخ اور اندرونی حصہ میں اچھی طرح گھمائیں (شہادت کی اُنگلی کان کے اندر سے پھیرتے ہوئے باہر لائیں)، اور انگوٹھوں سے کانوں کی پشت پر مسح کریں۔

اگر سَر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا اور کوئی ایسی چیز چھوئیں جس سے ہاتھوں کی تَری جاتی رہے تو پھر دوبارہ تَر کریں، ورنہ نہیں۔

۱۰)۔ پھر اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کریں کہ یہ بُرا اور منع ہے اور کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، سَر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ پر لگا ہوا ہے وہی کافی ہے۔

۱۱)۔ پھر داہنا پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں، اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے پیر کی اُنگلیوں کا اس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی اُنگلی پر ختم کریں، اور پیروں کو دھوتے ہوئے داہنے ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے مَلیں۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 9، 11)

وضو کے درمیان کی دُعاء:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ.

"اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لیے میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما"۔

وضو ختم کرنے کے بعد کی دُعاء:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

"مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

’’اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما‘‘۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ.

’’اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں‘‘۔

۱۳)۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تَحِیَّۃُ الْوضو پڑھیں، احادیث میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

......☆......

تکلیف اور ناگواری کے باوجود کامل وضو...... نیز ناقص وضو کے بُرے اثرات

★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو وہ اعمال نہ بتاؤں جن کی برکت سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجے بلند فرماتا ہے؟ حاضرین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: حضرت! ضرور بتائیں۔ (اُن اعمال میں سے ایک) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف اور ناگواری کے باوجود پوری طرح کامل وضو کرنا۔ (مسلم بحوالہ معارف الحدیث)

★ حضور ﷺ نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی اور اس میں آپ نے سورۂ رُوم شروع کی تو آپ ﷺ کو اس میں اشتباہ ہو گیا اور خلل ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: بعض لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہو جاتے ہیں اور طہارت (وضو وغیرہ) اچھی طرح نہیں کرتے، بس یہی لوگ ہمارے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتے ۔ (نسائی بحوالہ معارف الحدیث)

تشریح: وضو کرنے میں اگر کسی وجہ سے تکلیف اور مشقت ہو (مثلاً سردی کا موسم وغیرہ) تو اس کے باوجود وضو پورا پورا کیا جائے اور اس میں خلافِ سنت اختصار سے کام نہ لیا جائے۔...... دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو وغیرہ طہارت اچھی طرح نہ کرنے کے بُرے اثرات دوسرے صاف قلوب پر بھی پڑتے ہیں اور اتنے پڑتے ہیں کہ ان کی وجہ سے قرآن مجید کی قرأت میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔

(معارف الحدیث: ۱/۴۱، ۴۳، ملخصاً)

وضو میں اعضاء دھونے کی حدود

وضو میں ڈاڑھی کے خلال کا طریقہ
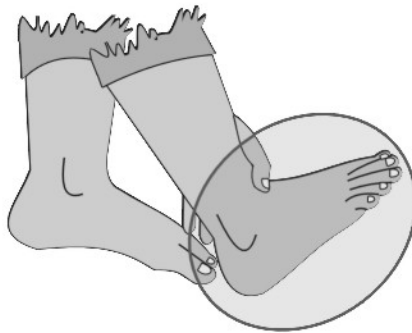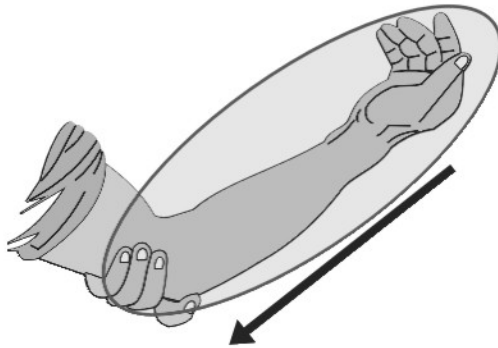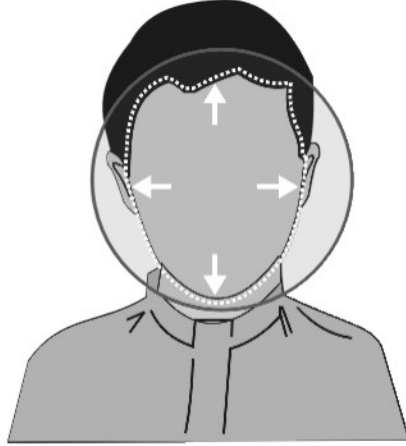
وضو میں ہاتھ کی اُنگلیوں کے خلال کا طریقہ

وضو میں سَر کا مسح کرنے کا طریقہ

بالوں کے اگنے کی جگہ سے سر کا مسح شروع کرتے وقت

بغیر ہاتھ اٹھائے پیشانی کی طرف واپسی

واپس سر کے اگلے حصے تک پہنچنا

بغیر ہاتھ اٹھائے کانوں کے مسح کی ابتداء

کان کے بیرونی حصے کا مسح انگوٹھے کے ساتھ

گردن کا مسح ہاتھوں کی پُشت سے

وضو میں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کا طریقہ

اُلٹے ہاتھ کی چھنگلی کے ذریعے سیدھے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے اُلٹے پاؤں کی چھنگلی پر خلال مکمل کرے
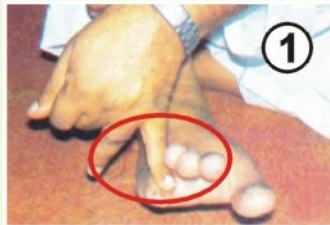
ایسے خلال کرنا کہ انگلی کے نیچے والا حصہ بھی تر ہو جائے

مسواک کی اہمیت:

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے اگر اُمت پر دُشواری کا ڈر نہ ہوتا تو میں طہارت کی طرح مسواک کو بھی نماز کے لیے فرض کر دیتا۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے جبرائیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کی طرف سے مسواک کی اتنی تاکید کرتے کہ مجھے اپنی داڑھوں کے چِھل جانے کا خطرہ ہونے لگا۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: یہ تمام انبیاء کی سنت ہے۔

☆......اماں عائشہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کی اتنی تاکید فرماتے تھے کہ ہمیں یہ اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک کے بارے میں قرآن کی آیات نہ نازل ہو جائیں۔

☆......جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے تشریف لے جا رہے تھے، آخر وقت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک تازہ مسواک لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظریں مسواک پر جما دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ مسواک فرمانا چاہتے ہیں، میں نے ان سے مسواک لے کر نرم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستوں کی طرح مسواک فرمائی یعنی آخر وقت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کا اتنا اہتمام اور چاہت تھی۔

مسواک کے فضائل وفوائد احادیث کی روشنی میں:

☆......مسواک والے وضو کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بغیر مسواک والے وضو سے پڑھی جائیں۔

☆......منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

☆......مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔

☆......منہ کو خوشبودار بناتی ہے۔

☆......کھانے کا اشتہاء پیدا کرتی ہے۔

☆......بینائی بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

☆......بلغم اور منہ کی کڑواہٹ دُور کرتی ہے۔

☆......دانتوں کی زردی کو دُور کر کے سفیدی پیدا کرتی ہے۔

☆......شیطان کی رُسوائی اور ناراضگی کا ذریعہ ہے۔

☆......حفاظت کرنے والے فرشتوں کی محبت کا ذریعہ ہے۔

☆......نیکیوں کو ستر گنا بڑھاتی ہے۔ ☆......معدہ کو دُرست کرتی ہے۔

☆......آدمی کی فصاحت کو بڑھاتی ہے۔

☆......موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

☆......مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔

مسواک کرنے کا سنت طریقہ:

مسواک اس طرح پکڑنی چاہیے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلی مسواک کے نیچے اور انگوٹھا اُوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے ہو اور باقی تین اُنگلیاں مسواک کے اُوپر ہوں۔

دانتوں پر چوڑائی میں مسواک کریں۔ پہلے اُوپر کے دانتوں پر پھر نیچے کے دانتوں پر، دائیں جانب سے بائیں جانب کی طرف تین تین دفعہ کریں اور ہر دفعہ نیا پانی لیں، اور زبان پر لمبائی میں مسواک کی جائے۔

مسواک کے مواقع:
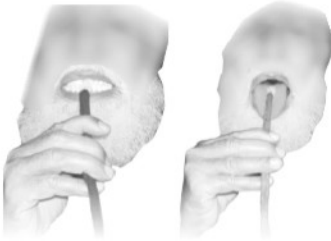
☆......قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لیے۔

☆......حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کے لیے۔

☆......ذکرِ الٰہی سے پہلے۔ ☆......کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے۔

☆......منہ میں بد بو ہو جانے کے وقت۔ ☆......علمِ دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔

☆......خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت۔ ☆......بھوک پیاس لگنے کے وقت۔

☆......سحر کے وقت۔ ☆......اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔

☆......کھانا کھانے سے قبل۔ ☆......سفر میں جانے سے قبل۔

☆......سفر سے واپس آنے کے بعد۔ ☆......سونے سے قبل۔

☆......سو کر اُٹھنے کے بعد۔ ☆......موت کے آثار پیدا ہو جانے کے وقت۔

غسل کی قسمیں:

غسلِ فرض: مرد پر فرض غسل جنابت (یعنی وہ حالت جس میں شہوت سے منی خارج ہوا انسان Discharge ہوجائے) کی صورت میں ہوتا ہے، اور عورتوں پر تین صورتوں میں: حالتِ جنابت، حیض اور نفاس کے اختتام پر غسل فرض ہوتا ہے، جبکہ مذی اور ودی سے وضوٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔

منی: وہ پانی جو شہوت سے نکلے، نیز اس کے بعد شہوت ختم ہوجائے۔

فائدہ: مذی: وہ پانی جو لذت سے نکلے اور شہوت تیز ہو۔

ودی: وہ پانی جو بیماری سے نکلے۔

یاد رکھئے! صرف منی کے شہوت سے نکلنے پر غسل فرض ہوتا ہے، مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ وضوٹوٹ جاتا ہے۔

غسلِ سنت: جمعہ کے دن، چھوٹی عید، بڑی عید، احرام باندھنے سے پہلے اور عرفہ کے دن۔

غسلِ مستحب: خوف کے وقت، سفر سے واپسی پر، آندھی کے وقت، سورج اور چاند گرہن کے وقت۔

غسل کے فرائض:

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

۱)۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

۲)۔ ناک کے اندر پانی پہنچانا جہاں تک ناک نرم ہے۔

۳)۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔ (ہدایہ)

غسل کی سنتیں:

(۱) نیت کرنا، یعنی دِل میں یہ قصد کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے کے لیے خدا تعالیٰ کی خوشی اور ثواب کے لیے نہاتا/نہاتی ہوں۔ صرف بدن کو صاف کرنے کی نیت نہ ہو۔

(۲) اسی ترتیب سے غسل کرنا جس ترتیب سے آگے لکھا گیا ہے۔

(۳) بسم اللہ کہنا (۴) مسواک کرنا (۵) ہاتھ پیروں کا اور ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرنا (۶) بدن کو مَلنا (۷) بدن کو پے درپے اس طرح دھونا کہ ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرے حصہ کو دھو ڈالے جبکہ جسم اور ہوا معتدل حالت پر ہوں (۸) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (علم الفقہ: ۱/۱۱۰)

غسل کے مستحبات (وہ کام جو دورانِ غسل پسندیدہ ہیں):

(۱) ایسی جگہ نہانا جہاں کسی نامحرم کی نظر نہ پہنچے یا مردوں کو تہبند وغیرہ باندھ کر نہانا۔

(۲) داہنے جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔

(۳) سَر اور ڈاڑھی کے داہنے حصہ کا پہلے خلال کرنا پھر بائیں حصہ کا۔

(۴) تمام جسم پر پانی اس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سَر پر پھر داہنے شانے پر پھر بائیں شانے پر ڈالے۔

(۵) قبلہ رُو ہونے اور دُعاء پڑھنے کے علاوہ جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہ غسل میں بھی مستحب ہیں، اور غسل سے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا بھی مستحب نہیں ہے۔ (علم الفقہ: ۱۰/۱۱۰)

غسل کے مکروہات (وہ کام جو دورانِ غسل درست نہیں):

(۱) بلا ضرورت ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پہنچ سکے۔

(۲) برہنہ نہانے والے کا قبلہ رُو ہونا۔

(۳) بغیر ضرورت باتیں کرنا۔

(۴) جتنی چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔ (علم الفقہ: ۱۰/۱۱۱)

غسل کا مسنون طریقہ:

۱)۔ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں (پہنچوں) تک تین مرتبہ دھوئے۔

۲)۔ پھر بدن پر کسی جگہ کوئی نجاست (گندگی) لگی ہوئی ہو تو اس کو تین مرتبہ پانی سے اچھی طرح دھوئے۔

۳)۔ پھر چھوٹا اور بڑا دونوں استنجاء کرے (یعنی شرمگاہ کو دھوئے، خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو)۔

۴)۔اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کرے۔

اگر نہانے کا پانی قدموں میں جمع ہوتا ہے تو پیروں کو نہ دھوئے، یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئے اور اگر کسی چوکی یا پتھر یا ایسی جگہ غسل کر رہا ہے کہ وہاں غسل کا پانی جمع نہیں ہو رہا ہے تو اُسی وقت بھی قدموں کو دھوڈالنا جائز ہے۔

۵)۔اَب پانی پہلے سَر پر ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور اتنا پانی ڈالے کہ سَر سے پاؤں تک پہنچ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے مَلے یہ ایک مرتبہ ہوا، پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالے کہ پہلے سَر پر، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن کے سوکھا رَہ جانے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مَل کر پانی بہانے کی کوشش کرے)، پھر اسی طرح تیسری مرتبہ پانی سَر سے پیر تک بہائے۔(درمختار)

ف: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی، لہٰذا دونوں میں سے جو بھی صورت اختیار کی جائے سنت ہونے کی نیت کرلی جائے۔(مشکوٰۃ)

مسئلہ: اگر تمام بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رَہ جائے گی، تو غسل نہیں ہوگا۔مرد کے لیے سَر اور ڈاڑھی کے بال کتنے ہی گھنے ہوں، سب بال بھگونا اور سب کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔لیکن اگر غسل کے بعد یاد آیا کہ فلانی جگہ سوکھی رَہ گئی، تو پھر سے نہانا واجب نہیں، بلکہ جہاں سوکھا رَہ گیا تھا اسی کو دھو ڈالنا ضروری ہے، صرف ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے۔ (بحرالرائق، کبیری، عالمگیری)

......☆......

غسل جنابت کا طریقہ اور اس کے آداب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسم کے ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے، اس لیے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے (تاکہ جسم انسانی کا وہ حصہ بھی جو بالوں سے چھپا رہتا ہے، پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کی بھی اچھی طرح صفائی دُھلائی کرنی چاہیے۔(سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے غسل جنابت میں ایک بال بھر بھی جگہ دھونے سے چھوڑ دی تو اس کو دوزخ کا ایسا ایسا عذاب دیا جائے گا۔ابوداؤد کی روایت کے مطابق یہ جملہ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا۔(سنن ابی داؤد، مسند احمد، مسند دارمی)(بحوالہ معارف الحدیث:۱/۶۱)

حیض کی تعریف:

ہر مہینے بالغ عورت کو جو خون آتا ہے اسے ''حیض'' کہتے ہیں، بشرطیکہ وہ بیمار، حاملہ یا بہت بوڑھی نہ ہو۔

استحاضہ کی تعریف:

بیماری وغیرہ کی وجہ سے جو خون آتا ہے اسے ''استحاضہ'' کہتے ہیں، اسی طرح حیض ونفاس کے اصل خون سے پہلے اور بعد میں جو زائد خون آتا ہے اسے ''استحاضہ'' کہتے ہیں۔

مدتِ حیض:

حیض کی کم سے کم مدت ''تین دِن تین رات'' ہے، اگر تین دِن تین رات سے ذرا بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ''دس دِن دس راتیں'' ہیں، اگر اس سے ذرا بھی زیادہ ہو گیا تو وہ زائد حیض نہیں، استحاضہ ہے۔

حیض کا رنگ:

سُرخ، زَرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالا اور سیاہ رنگ حیض میں آسکتا ہے۔ جو کپڑا یا گدی (کاٹن) وغیرہ رکھی ہو، جب تک وہ سفید دکھائی نہ دے، حیض ہے اور جب بالکل سفید دکھائی دے کہ جیسی رکھی تھی ویسی ہی ہے تو اب حیض سے پاک ہوگئی۔

ایام عادت:

اگر کسی کی عادت تین دِن یا چار دِن حیض آنے کی ہے پھر کسی ماہ میں زیادہ آگیا، تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک دس دِن سے نہ بڑھ جائے سب حیض ہے، اور اگر دس دِن سے بڑھ گیا تو جتنے دِن پہلے سے عادت ہے وہ حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو تین دِن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں دس دِن رات سے

زیادہ خون آ گیا تو وہی تین دِن تو حیض کے ہیں، باقی دِنوں کا خون سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نمازوں کا حکم یہ ہے کہ دس دن رات تک تو نماز نہ پڑھے کہ اندیشہ ہے حیض ہو لیکن جیسے ہی دس دن دس رات سے بڑھے فوراً پاک ہو کر نماز پڑھے اور تین دن تین رات کے علاوہ باقی دنوں کی قضاء پڑھے اور یہ قضاء پڑھنا اس پر واجب ہے۔

ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن، اس طرح بدلتا رہتا ہے، تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حیض شمار ہوگا۔ اور اگر کبھی دس دن سے بھی بڑھ جائے تو دیکھا جائے گا کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا؟ بس اتنے دن حیض کے شمار کریں گے اور باقی سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نماز اور روزہ قضاء واجب ہوگی۔

حائضہ مبتدأہ:

اگر کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا تو اگر وہ دس دن سے کم ہو تو سب حیض ہے اگر دس دن ہو تو بھی سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بڑھ گیا تو دس دن حیض ہے اور جو بڑھ گیا وہ استحاضہ ہے، اگر یہ مہینوں چلتا رہا، یعنی برابر کئی مہینے تک جاری رہا تو جس تاریخ کو شروع ہوا ہر مہینہ میں اسی تاریخ سے لے کر دس دن تک حیض شمار کریں گے اور باقی بیس دن استحاضہ شمار ہوگا۔

مدتِ طہر:

دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی مدت مقرر نہیں، سالوں تک بھی ہو سکتی ہے، چنانچہ اگر کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک نہ آئے وہ پاک رہے گی۔ اگر کسی کو ایک یا دو دن جو خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک دو دن خون آ گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ پندرہ دن سے پہلے اور بعد میں ایک دو دن جو خون آیا وہ حیض شمار نہ ہوگا، بلکہ یہ استحاضہ ہے۔ اگر ایک دو دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی پھر ایک دو دن خون آیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ جن دنوں پاک رہی، ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا برابر اتنے دن خون جاری رہا، اب اس کی جتنے دن کی عادت ہے وہ تو حیض ہے، باقی سب استحاضہ ہے۔

دورانِ حمل طہارت:

حمل کے زمانے میں اگر خون آجائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے یہاں تک کہ بچہ نکلنے سے پہلے پہلے جوخون آتا ہے، وہ بھی استحاضہ کہلاتا ہےاور پیدا ہونے کے بعد جوخون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔

حیض کے زمانہ میں نماز روزہ کا حکم:

اس زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہوجاتی ہے، پاک ہونے کے بعد قضاء پڑھنا بھی واجب نہیں، لیکن روزہ بالکل معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضاء کرنا واجب ہے۔

دورانِ نماز وروزہ حیض کا آنا:

اگر کسی کو فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو نماز چھوڑ دے، یہ نماز بالکل معاف ہوگئی، اس کی قضاء پڑھنا بھی واجب نہیں ہے، اگر نفل یا سنت میں ایسی صورت پیش آگئی تو نماز ختم کر دے لیکن پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی کو روزہ کی حالت میں حیض آگیا خواہ آدھا دن گزرنے کے بعد بھی ایسی صورت پیش آگئی تو وہ روزہ ٹوٹ گیا چاہے فرض ہو یا نفل، پاک ہونے کے بعد قضاء رکھے۔ نماز کے بالکل آخری وقت میں حیض آگیا تو نماز معاف ہوگئی قضاء واجب نہیں۔

ازدواجی تعلقات:

حیض کے زمانہ میں میاں بیوی کا خاص تعلق یعنی صحبت کرنا تو جائز نہیں ہےاور یہ کہ عورت کی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا جسم مرد کے عضو سے بغیر حائل کے مَس نہ ہو، اس کے علاوہ باقی باتیں درُست ہیں، جیسے اکٹھا کھانا، پینا، لیٹنا وغیرہ۔

کسی کی عادت پانچ دِن یا نو دِن ہے، اب عادت کے مطابق خون بند ہوگیا تو ایسی صورت میں جب تک غسل نہ کرے صحبت درست نہیں ہےاور اگر غسل نہ کیا ہو خون بند ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہو جائے، تب تو صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں ہے۔ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار دن آکر بند ہوگیا تو ایسی صورت میں غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں، صحبت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اندیشہ ہے کہ خون پھر نہ آجائے۔ اگر ایک دو دن خون آکر بند ہوگیا تو غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی تعلق

قائم کرنا درست نہیں ہے۔ اگر پندرہ دن سے پہلے دوبارہ آجائے تو سمجھا جائے کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، اب عادت دیکھ کر جتنے دن حیض کے ہوں وہ نکال کر باقی دن کی نماز قضاء کرے اور اگر پندرہ دن گزر گئے اور خون نہیں آیا تو وہ ایک دو دن استحاضہ کے سمجھے اور جو نمازیں ان دنوں چھوڑی تھیں ان کی قضاء پڑھے۔

نماز، روزہ کے بالکل آخری وقت میں بندش حیض:

اگر حیض بالکل نماز کے آخری وقت میں بند ہوا تو دیکھا جائے گا کہ اگر دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کے فرائض ادا کر کے غسل کر کے اتنا وقت باقی رہتا ہے کہ جس میں صرف ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، تب بھی نماز اس پر واجب ہوگئی، قضاء پڑھنا پڑے گی، اگر اس سے بھی وقت کم ہو تو نماز پڑھنا معاف ہے، قضاء پڑھنا واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن پورے آیا ہو تو اب اگر وقت صرف اتنا ہے کہ بس ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ سکتی ہے، غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو بھی نماز واجب ہوجائے گی اور قضاء پڑھنا پڑے گی۔ اگر رمضان شریف میں رات کو پاک ہوئی تو ایسی صورت میں اگر پورے دس دن تک حیض آیا اور ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ صرف اَللّٰہُ اَکْبَر بھی نہیں کہہ سکتی کہ سحری کا وقت ختم ہوگیا تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے، چاہے کہ نیت کر لے اور صبح کو غسل کر لے۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت پاک ہوئی کہ صرف فرائض غسل ادا کر کے غسل تو کر لے گی لیکن روزہ کا وقت ختم ہونے سے پہلے اَللّٰـہُ اَکْبَر نہیں کہہ سکتی تب بھی صبح کا روزہ واجب ہوگا، اگر غسل نہ ہو تو چاہیے کہ نیت کر لے اور صبح کو غسل کر لے۔ اگر دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت پر بند ہوا کہ پھرتی سے غسل کرنے کا بھی وقت نہیں تو روزہ رکھنا نہیں ہے لیکن سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے اور پھر اس کے بعد قضاء رکھے۔

نفاس کی تعریف:

بچہ پیدا ہو جانے (Delivery) کے بعد جو خون آتا ہے، اس کو ''نفاس'' کہتے ہیں۔

مدتِ نفاس:

اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے اگر ایک آدھ گھنٹہ بھی خون آ کر بند ہو جائے تو وہ بھی نفاس ہے۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آیا تو ایسی صورت

میں بھی غسل واجب ہوتا ہے۔

سقوطِ حمل:

اگر کسی کا حمل گر گیا اور اس کے بعد خون نکلا تو ایسی صورت میں اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کے حکم میں ہے اور اگر بچہ کا کوئی عضو نہیں بنا بس گوشت ہے تو اس کے بعد نکلنے والا خون نفاس نہیں ہے اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے یعنی مدت و عادت دیکھنے کے بعد اور اگر حیض نہ بن سکے تو استحاضہ ہے۔

مدتِ نفاس سے زیادہ خون:

اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو ایسی صورت میں چالیس دن نفاس کے ساتھ ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ فوراً نہا دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دے، بند ہونے کا انتظار نہ کرے، اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اس سے پہلے بھی یہ معاملہ پیش آچکا ہے تو اپنی عادت کو دیکھے کہ پہلے کتنے دن نفاس آیا تھا؟ جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے شمار کرے، باقی استحاضہ ہے۔ اگر کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے اور اب کی بار تیس دن پر بھی بند نہ ہوا تو ایسی صورت میں بھی غسل نہ کرے بلکہ انتظار کرے، اگر چالیس دن پر بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے بڑھ گیا تو تیس دن نفاس کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے، اب غسل کر کے ان دس دن کی نماز روزہ قضاء کرے۔

نفاس کی حالت میں نماز روزہ کا حکم:

نفاس کی حالت میں نماز تو بالکل معاف ہے، روزہ کی بعد میں قضاء کرنا ہوگی۔

ممنوعات:

جس مرد و عورت پر غسل واجب ہو جیسے جنبی اور جس عورت پر غسل واجب ہو جیسے حیض و نفاس والی تو ان کو مسجد میں جانا، کعبہ شریف کا طواف کرنا، کلام مجید پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا جائز نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کسی جزدان میں ہو یا رُومال میں یا کسی کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو اگر یہ چیزیں جلد کے ساتھ سلی ہوئی ہوں تو چھونا اور اُٹھانا درست نہیں ہے اور اگر جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہوں بلکہ الگ کرنے یا اتارنے سے اتارا جا سکتا ہو تو ان کے ساتھ قرآن پاک کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔ وضو نہ ہونے کی صورت میں کلام مجید چھونا تو

درست نہیں، البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔ کتبے، سکے، طشتری، تعویذ یا کسی چیز میں قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو تو اس حالت میں ان لوگوں کے لیے ان سب چیزوں کا چھونا درست نہیں ہے۔ البتہ کسی تھیلی، گلاف وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی، کور وغیرہ کو چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔ ایسے لوگوں کو کُرتے کے دامن یا دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن پاک پکڑنا درست نہیں ہے، البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ تو اس سے پکڑ کر اُٹھانا یا چھونا درست ہے اور قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، نہ زبانی نہ ہی دیکھ کر، پوری آیت پڑھنا تو بالکل جائز نہیں ہے لیکن اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا ٹکڑا یا آدھی آیت پڑھے تو جائز ہے، لیکن وہ آدھی آیت بھی اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے برابر ہو جائے۔

اگر کوئی عورت قرآن پاک پڑھاتی ہے تو ایسی حالت میں اس کے لیے ہجے کروانا درست ہے اور رواں کرواتے وقت پوری آیت پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ایک، دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دیا کرے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کروائے۔

دُعا کے مضمون والی آیات ناپاکی میں پڑھنے کا حکم:

اگر سورہ فاتحہ پوری دُعا کی نیت سے پڑھے یا اور کوئی آیات کہ جن میں دُعا کا مضمون ہے ان کو دعا کی نیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو جائز ہے، جیسے رَبَّنَـا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً......اور رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَا......وغیرہ۔ ایسی حالت میں کلمہ، درود شریف پڑھنا، اللہ تعالیٰ کا نام لینا، استغفار پڑھنا یا کوئی وظیفہ یا دعائے قنوت یہ سب چیزیں پڑھنا جائز ہیں، منع نہیں ہیں۔

مسئلہ: اگر کسی پر کسی وجہ سے غسل واجب تھا اور ابھی غسل نہ کر پائی تھی کہ حیض آ گیا تو ایسی صورت میں اس پر غسل واجب نہیں رہا، جب حیض سے پاک ہو جائے تب غسل کر لے، ایک ہی غسل دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

مسئلہ: حیض کے دنوں میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے، تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہو جانے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔

ملاحظہ: خواتین یہ مسائل کسی مستند عالمہ سے خوب سمجھ لیں، تاکہ پوری زندگی پاکی ناپاکی کا خیال رہے۔

......☆......

تیمّم کے فرائض:

(۱) نیت کرنا۔ (۲) ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔

(۳) ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر دونوں بازوؤں پر پھیرنا۔

تیمّم کی سنتیں:

(۱) بسم اللہ پڑھنا (۲) لگاتار تیمّم کرنا (۳) ترتیب سے تیمّم کرنا

(۴) مٹی پر ہاتھوں کو حرکت دینا، یعنی مٹی پر ہاتھوں کو آگے لے جانا اور پیچھے لانا

(۵) اُنگلیوں کا خلال کرنا۔

جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے:

زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی چیز پر تیمّم ہوسکتا ہے، اور اس کی علامات یہ ہیں:

☆ ایسی چیز جو جلانے سے جلے نہیں ...... ☆ پگھلانے سے پگھلے نہیں ...... ☆ زمین میں دفن کرنے سے گلے سڑے نہیں، جیسے مٹی کا ڈھیلہ، ماربل، پتھر۔ لیکن لکڑی، کاغذ، پلاسٹک وغیرہ پر تیمّم جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی چیز پر اتنا زیادہ گرد وغبار ہو کہ اس پر ہاتھ پھیرنے سے واضح خطوط پڑ جائیں تو اس پر بھی تیمّم جائز ہے۔

تیمّم کی شرائط:

(۱) نیت کرنا۔ (۲) جس چیز پر تیمّم کرنا ہو وہ زمین کی جنس میں سے ہو۔

(۳) ہاتھوں کا اکثر حصہ چہرے اور بازوؤں پر پھیرنا۔ (۴) دو دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا۔

(۵) اس طرح چہرے اور بازوؤں پر ہاتھ پھیرنا کہ کوئی حصہ مسح سے خالی نہ رہے۔

(۶) مسح کے دوران جلد پر کوئی ایسی چیز نہ لگی ہو جس کی وجہ سے جلد پر مسح نہ ہوتا ہو۔ مثلاً موم، چربی، ناخن پالش، رنگ (پینٹ)، آٹا۔ اسی طرح انگوٹھی، کنگن اور چوڑیوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر ان کے نیچے

بھی مسح کرنا ضروری ہے۔

(ے) جن مجبوریوں کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے کوئی مجبوری پائی جائے۔ ایسی مجبوریاں پانچ قسم کی ہیں: (i) پانی چاروں طرف کم از کم ایک میل دُور ہو۔

(ii) پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ اگر پانی استعمال کرلیا تو بیمار ہو جاؤں گا، یا بیماری بڑھ جائے گی، یا معذور ہو جاؤں گا، یا مر جاؤں گا۔

(iii) محدود سا پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ وضو یا غسل کرلیا تو سخت پیاس لگے گی اور پانی نہیں ملے گا۔

(iv) پانی تو بہت ہو لیکن اسے حاصل نہ کرسکتا ہو، جیسے کنویں کے کنارے کھڑے ہوں لیکن ڈول وغیرہ نہ ہو، یا موٹر لگی ہو لیکن بجلی نہ ہو۔

(v) جب ایسی نماز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو جس کی قضاء نہیں ہوتی تو پانی کے باوجود تیمّم کرنا جائز ہے، مثلاً: نمازِ جنازہ یا نمازِ عید کے لیے جائیں اور دیکھیں کہ نماز ہو رہی ہے اور اگر وضو کرنے چلے گئے تو نماز ختم ہو جائے گی، تو وضو کی بجائے تیمّم کرسکتے ہیں۔

تیمّم کرنے کا طریقہ:

جس آدمی کا تیمّم کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنی کہنیوں تک بازو ننگے کرلے، اس تیمّم کے ذریعے نماز جائز ہونے کی نیت کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے، اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصوں کو پاک مٹی پر رکھے۔ اور ہتھیلیاں اس انداز میں رکھے کہ اس کے ہاتھوں کی اُنگلیاں کھلی ہوئی ہوں، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹی میں آگے اور پیچھے حرکت دے، پھر ہاتھ اُٹھا کر جھاڑ لے، اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے چہرہ کا اس طرح مسح کرے کہ چہرے کی کوئی جگہ ہاتھ پھیرنے سے باقی نہ رہے۔

پھر دوسری مرتبہ اپنی ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور وہی عمل کرے جو پہلی مرتبہ کیا تھا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ اپنے دائیں بازو کا کہنی سمیت مسح کرے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ اپنے بائیں بازو کا کہنی سمیت مسح کرے۔ مسح کرنے میں اس بات کا خیال رکھے کہ ان اعضاء کی کوئی جگہ مسح سے باقی نہ بچے۔ اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتار لے، اگر عورت نے چوڑیاں یا کنگن وغیرہ پہنے ہوئے ہوں تو انہیں اچھی طرح ہلالے تاکہ مسح سے کوئی جگہ خالی نہ بچے۔ یہ عمل کرنے سے اس کا تیمّم مکمل ہوگیا اب جو چاہے فرض پڑھے یا نفل۔ غرض اس تیمّم سے ہر قسم کی عبادت جائز ہے۔ (تفہیم الفقہ) ......☆......

۱

"کسی مردِ مؤمن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے مرض سے یا اس کے علاوہ، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح خزاں رسیدہ درخت اپنے پتّے جھاڑ دیتا ہے"۔

بخاری و مسلم، عن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بحوالہ معارف الحدیث: ۱/۲۶۴

۲

"قیامت کے دِن جب ان بندوں کو جو دُنیا میں مبتلائے مصائب رہے، ان مصائب کے عوض اَجر وثواب دیا جائے گا تو وہ لوگ جو دُنیا میں ہمیشہ آرام وچین سے رہے حسرت کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں"۔

ترمذی، عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بحوالہ معارف الحدیث: ۱/۲۶۵

تیمّم کرنے کا طریقہ

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

چمڑے کے موزے پر مسح ہوتا ہے

عام جراب پر مسح نہیں ہوتا

موزوں پر مسح شروع کرتے وقت

ہاتھ پنڈلی کی طرف لے جاتے وقت

موزوں پر مسح کرتے ہوئے پنڈلی تک پہنچنا

مسح صرف اُوپر کی طرف کیا جائے گا

موزہ چمڑے کی جراب کو کہتے ہیں اس پر مسح کرنے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱) موزہ کو مکمل طہارت کی حالت میں پہنا ہو۔

(۲) موزہ اتنا اونچا ہو کہ کم از کم ٹخنوں کو چھپالے۔

آج کل کی سوتی جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں۔

(۳) موزہ پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر یا اس سے زیادہ نہ پھٹا ہوا ہو۔

(۴) موزہ اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر کھڑا رہے، لہٰذا جو جرابیں ربڑ کی وجہ سے پنڈلی پر لپٹی رہیں تو ان پر مسح جائز نہ ہوگا۔

(۵) موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس پر پانی گرائیں تو پانی اس میں اُتر کر پاؤں تک نہ پہنچے۔

(۶) موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس کو پہن کر بغیر جوتے پہنے دو تین میل پیدل چلیں تو نہ پھٹے۔

نوٹ: مذکورہ شرائط اگر جرابوں میں پائی جائیں تو وہ کہنے میں جرابیں ہیں مگر در اصل موزے ہوں گے، لہٰذا ان پر مسح درست ہوگا۔

مسنون مقدار: ہاتھ کو گیلا کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر انگلیوں سے شروع کر کے پنڈلی کی طرف لے آئیں تو مسح ہو جائے گا۔

فرض مقدار: مسح کی فرض مقدار یہ ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیوں کو موزے کے اوپر کے حصے پر لگائیں۔

نواقض مسح: (۱) اگر ایک موزہ اتار دیں یا کم از کم ایک پاؤں کی ایڑی باہر نکال دیں تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) مقیم کے لیے مدت مسح 24 گھنٹے ہے اور مسافر کے لیے 72 گھنٹے ہے، جب مدت گزر جائے تو ایک مرتبہ موزہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہو جاتا ہے اور یہ مدت باوضو موزے پہننے کے بعد پہلی بار وضو ٹوٹنے سے شروع ہوگی۔

(۳) ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے، اب جب وضو کرے گا تو مسح بھی دوبارہ کرنا پڑے گا۔

(۴) موزے کے اندر پاؤں کے اکثر حصے تک پانی پہنچ جائے تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ موزے اتار کر اب دونوں پاؤں دھونا ضروری ہے۔

......☆......

ڈاڑھی کا فلسفہ اور اس کے رکھنے کا حکم

مسلمان قوم ایک مستقل وممتاز ملت ہے جو تمام اقوام وملل سے بالکل علیحدہ فطرتِ سلیمہ کی مالک ہے، لیکن افسوس کہ یہ قوم اپنی دینی و مذہبی خصوصیات تو عرصہ ہوا کھو چکی تھی آج اپنی تمدنی ومعاشرتی ورثقافتی امتیازات کو بھی فنا کرتی جارہی ہے۔ رسم و رواج، کھانے پینے اور پہننے کے طور طریقوں میں انگریزوں اور ہندوؤں کے نقش قدم پر چلنے کی عادت آج کے مسلمان کے رَگ وریشہ میں سرایت کرتی جارہی ہے۔

ہماری قوم خصوصاً نوجوان نسل آج نہایت تیزی کے ساتھ دوسروں میں جذب ہوتی جارہی ہے دوسروں کی نقالی ہی کو معیارِ ترقی خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اہل بصیرت کے نزدیک یہ انتہائی خطرناک اور قومیت کے لیے کسی زہر سے کم نہیں۔

ڈاڑھی اسلام کے اہم شعار میں سے ہے بلکہ انسانی وفطری اصول سے مردانگی کے خواص میں سے ہے، لیکن افسوس! مسلمان ہی اس کی صفائی کے درپے ہیں اور اس طور سے قومی اور ملی امتیاز سے قطع نظر فطرت و انسانیت کے لیے بھی مضحکہ خیزی اور جگ ہنسائی کا ذریعہ بن رہی ہے۔

ڈاڑھی اسلام کا شعار (خصوصی نشان) ہے اور ڈاڑھی کٹوانا یا منڈانا اور مونچھوں کا بڑھانا یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا شعار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ڈاڑھی رکھ کر اس شعار کی حفاظت اور دوسری اقوام کی مخالفت کا حکم فرمایا۔

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں مشرکین اور مجوس ڈاڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے، جیسا کہ آج کل عیسائی اور ہندو قوم کر رہی ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے اس شعار کی حفاظت کرے، ایک مٹھی کی مقدار ڈاڑھی رکھے اس کو ہرگز کم نہ کرے اور مونچھوں کو کٹوائے۔

☆...... الغرض مردوں کے لیے ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کی شرعی مقدار ایک قبضہ یعنی ایک مشت (مٹھی) ہے۔ داڑھی رکھنا تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت مستمرہ ہے، شرافت و بزرگی کی علامت ہے، چھوٹے بڑے میں فرق و امتیاز کرنے والی ہے، اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی عمل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فطرت سے تعبیر فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا، لہٰذا ڈاڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے، منڈانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس پر اُمت کا اجماع ہے۔

کسی ادنیٰ سے ادنیٰ سنت کو برا سمجھنا یا اس کا مذاق اُڑانا درحقیقت اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء ہے جس کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جب سنت سے استہزاء کفر ہے تو ڈاڑھی تو واجب ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے اس کا مذاق اُڑانا بطریق اولیٰ کفر ہے۔

☆......ڈاڑھی ہر جانب سے ایک مٹھی ہونا ضروری ہے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے مٹھی پکڑ کر زائد کو کاٹے، اسی طرح دونوں جانب سے بھی مٹھی بھر ہونا ضروری ہے۔

☆......کنپٹی کے نیچے جو ہڈی اُبھری ہوتی ہے یہاں سے ڈاڑھی شروع ہے اس سے اُوپر سَر، بس سَر کی حد تک مندانا درُست ہے ڈاڑھی کی حد سے درُست نہیں۔

☆......جبڑے کی ہڈی پر جو بال ہوں وہ ڈاڑھی میں شامل ہیں ان کو چھوڑ کر جبڑے کی ہڈی کے اُوپر جہاں سے رُخسار شروع ہوتا ہے ان کو برابر کر دینا خط بنوانا درُست ہے، کیونکہ رُخسار کے بال ڈاڑھی کے حکم میں نہیں ہیں۔

☆......حلق کے بالوں کو کاٹنا یا منڈانا مکروہ ہے۔

☆......ریش بچہ (یعنی جو بال نچلے ہونٹ کے درمیان میں ہوتے ہیں) ڈاڑھی کا حصہ ہے اس کا حکم ڈاڑھی کا ہے، ریش بچہ کے دونوں جانب لب زیریں کے بال منڈوانے کا فقہاء کرام نے بدعت لکھا ہے۔

☆......ایک دو سفید بال زینت کی نیت کے بغیر اکھاڑنے کی گنجائش ہے یعنی اس کی عادت نہ بنائے کہ جب بھی کوئی بال سفید نظر آئے اس کو اکھاڑ دے، کیونکہ حدیث میں سفید بال کو مؤمن کے لیے نور قرار دیا ہے۔

☆......ڈاڑھی لٹکانے کی بجائے اُوپر چڑھانا یا اس پر گرہ لگانا بڑا گناہ ہے، اس کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا چاہیے۔

☆......کٹے ہوئے بال ہوں یا ناخن یا جسم کا اور کوئی حصہ ان کو دفن کر دینا چاہیے۔ اور اگر دفن نہ

کرے بلکہ کسی محفوظ جگہ ڈال دے تو یہ بھی جائز ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے، اس سے بیماری کا اندیشہ ہے اور انسانی اعضاء کے احترام کے بھی خلاف ہے۔

☆......اگر کسی کی عمر زیادہ ہو جائے تو ڈاڑھی نکل آنے کے لیے استرا چلائے، تو اس ضرورت سے استرا چلانا جائز ہے۔

ڈاڑھی کٹانے یا منڈانے والے کی امامت کا حکم:

ایک مشت ڈاڑھی واجب اور ضروری ہے اس سے کم کرنا یا مندانا ناجائز اور حرام ہے، ایسا کرنے والا گناہگار اور فاسق ہے، اور فاسق کی امامت ناجائز ہے اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اگر کوئی ایسا شخص زبردستی امام بن گیا یا مسجد انتظامیہ نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک اور صالح امام تلاش کرے اور اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال و عذاب مسجد کی انتظامیہ پر ہوگا۔

☆......اسی طرح ڈاڑھی کٹانے والے حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنا بھی ناجائز ہے اگر متبع شریعت حافظ نہ ملے تب بھی فاسق کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں لہٰذا فاسق کی اقتداء میں تراویح پڑھنے کی بجائے چھوٹی سورتوں سے پڑھی جائیں۔

☆......اسی طرح ڈاڑھی منڈانے یا ایک مشت سے کم کٹانے والے کا اذان واقامت کہنا ناجائز ہے، البتہ اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں، مؤذن ایسا ہونا چاہیے جو شریعت کا پابند ہو۔

ڈاڑھی مونڈنے کی اُجرت:

جس طرح اپنی ڈاڑھی مونڈنا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی ڈاڑھی مونڈنا یا ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے اور اس پر اُجرت لینا بھی حرام ہے، لہٰذا باربری کا پیشہ اختیار کرنے والے اپنی روزی حرام نہ کریں۔

ملازمت کی خاطر ڈاڑھی منڈانا:

ملازمت کرنا یا کسی اور ذریعہ معاش کو اختیار کرنا شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ شریعت مطہرہ نے اس کا حکم دیا ہے کہ انسان فرائض کی ادائیگی کے بعد کوئی بھی حلال ذریعہ معاش اختیار کرے، لیکن معاش

کی خاطر شریعت مطہرہ کے کسی حکم کو چھوڑنا اور حرام کا ارتکاب کرنا شرعاً اس کی بالکل اجازت نہیں۔

ڈاڑھی رکھنا شرعاً واجب اس کا منڈانا یا مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، لہٰذا ملازمت کی خاطر ڈاڑھی منڈانے یا کٹانے کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں۔ اگر اس کے بغیر ملازمت نہ مل رہی ہو تو تب بھی ڈاڑھی منڈانے کے جرمِ عظیم کا ارتکاب نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اسی سے دُعا مانگتے رہیں اور رزق کی فراخی کا انتظار کریں اور تلاش بھی جاری رکھیں۔ خدا پر بھروسہ کریں اور جو کوئی خدا پر بھروسہ کرتا ہے (اس کی مشکلات حل کرنے کے لیے) خدا تعالیٰ کافی ہے۔

خضاب کا حکم:

سیاہ خضاب کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب خالص مہندی کا یا کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل کیا جائے مسنون ہے۔

☆......سیاہ خضاب اگر بڑھاپے میں استعمال کیا جائے اور مقصود دھوکہ دینا ہو تو یہ ناجائز اور حرام ہے اور اس پر احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔

☆......البتہ جوانی میں بال سفید ہونے کی صورت میں سیاہ خضاب یا جدید ہیئر کلر کے استعمال کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ البتہ اگر خالص سیاہ کی بجائے کسی اور رنگ کا خضاب لگالیا جائے تو یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔

ہر ڈاڑھی والے کو مولانا کہنے کا حکم:

مولانا، مولوی، مُلّا یہ انتہائی ادب کے الفاظ ہیں، ان اشخاص کے لیے بولے جاتے ہیں جنہوں نے ماہر اساتذہ کرام کے سامنے ایک معتدبہ وقت گزار کر علومِ نبویہ کی تعلیم حاصل کر کے ان سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہو، قرآن وحدیث سے واقفیت اور احکامِ شرع سے ممارست حاصل کر لی ہو۔

ہر کس و ناکس کو مولوی، مولانا کا خطاب دینا، دینی مسائل کے لیے ان کی طرف رُجوع کرنا، ان کے افعال واقوال کو سند بنانا، یہ گمراہی کا ایک خطرناک دروازہ کھولنا ہے، اس لیے ہر کسی کو مولانا کہنا جائز نہیں۔

اسی طرح جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری صورت شریعت مطہرہ کے مطابق بنانے کی توفیق دی ہے ان کو بھی چاہیے کہ شریعت کے بقیہ احکام پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ دینی مسائل کو محقق و ماہر علماء

کرام سے معلوم کرتے رہیں، اگر کوئی دین کی بات پوچھے از خود جواب دینے کی بجائے علماء کی طرف رُجوع کرنے کا مشورہ دیں یا کسی ماہر مفتی سے پوچھ کر تب جواب دیں کہ فلاں مفتی صاحب نے اس مسئلہ کا حکم یہ بتایا ہے، خود سے جواب نہ دیں اور نہ ہی دوسروں کے کہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو مولانا سمجھیں۔

مونچھوں کے احکام:

مونچھوں کے بارے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مشرکین کی مخالفت کیا کرو، مونچھوں کو اچھی طرح ترشواؤ اور ڈاڑھیاں خوب بڑھاؤ''۔

(بخاری)

چونکہ ڈاڑھی مونڈھنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے، اس کے خلاف داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹوانا حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اس لیے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سختی سے فرمایا ہے:

''جو شخص مونچھیں نہ تراشے، وہ ہم میں سے نہیں''۔

لہٰذا مونچھوں کو اس طرح بڑھانا جیسا کہ مشرکین اور سکھ بڑھاتے ہیں کہ مونچھوں کے بال منہ کے اندر گھسے جا رہے ہوں یا آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے ہوں یہ طریقہ دین اسلام کے خلاف ہے، انبیاء علیہم السلام کی سنت اور ان کے طریقے کے خلاف کرنا کس قدر گناہ کی بات ہے!!!

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تم تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مونچھوں کو تراشنے کا حکم:

مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرنا مستحب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سنتوں کے فدائی تھے وہ تراشنے میں اتنا مبالغہ کرتے کہ اُوپر کے ہونٹ کی کھال کی سفیدی نظر آتی تھی۔ لہٰذا اگر مونچھوں پر موٹی مشین پھیر دی جائے یا قینچی سے اچھی طرح تراش دیا جائے تو اس سے مبالغہ والی صورت حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اگر مبالغہ نہ کیا جائے بلکہ اس طرح کاٹا جائے کہ اُوپر کے ہونٹ کی سرخی نظر آئے یعنی بال منہ کے اندر نہ گھستے ہوں اور دیکھ کر نفرت نہ ہوتی ہو تو کسی قدر اس کی بھی گنجائش ہے۔

☆......مجاہدین کے لیے میدانِ جہاد میں دشمن پر رُعب جمانے کے لیے مونچھیں بڑھانا جائز ہے۔

☆......مونچھوں کو مونڈھنا یا ایسا کاٹنا جو کہ مونڈنے کی طرح ہو سنت ہے۔

سَر کے بالوں کا حکم:

سَر کے بال رکھنے کی جائز صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱)۔ پٹے رکھنا، اس کی تین صورتیں ہیں:

......(ا) کانوں کی لَو تک، اس کو عربی میں ''وفرۃ'' کہتے ہیں۔

......(ب) کانوں کی لَو اور کندھوں کے درمیان تک، اس کو ''لمۃ'' کہتے ہیں

......(ج) کندھوں تک، اس کو ''جمۃ'' کہتے ہیں۔

۲)۔ حلق، یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

۳)۔ پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان میں سب سے افضل پہلی صورت ہے، پھر دوسری صورت کا درجہ ہے، اور پھر تیسری صورت کا۔ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ پٹے رکھنا مسنون ہے اور حلق کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائمی عمل کی وجہ سے علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسنون کہا ہے۔

☆......سر کے بعض حصہ کے بال منڈانا بعض حصے کے چھوڑنا یا بعض زیادہ تراشنا، یہ شرعاً دُرست نہیں۔ یہ حکم چھوٹوں اور بڑوں سبھی کے لیے ہے۔

زیرِ ناف بالوں کا حکم:

ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ زیرِ ناف کو صاف کرنا افضل ہے۔ سب سے بہتر جمعہ کا دِن ہے کہ نمازِ جمعہ سے قبل صفائی ستھرائی حاصل کرے، ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو پندرھویں دِن سہی، انتہائی درجہ چالیسویں دن ہے اس سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اگر چالیس دِن گزر گئے پھر بھی صفائی نہیں کی، تو گناہ گار ہو گا، یہی حکم ناخن اور زیر بغل بالوں کا بھی ہے۔

☆...... مستحب یہ ہے کہ مرد اُسترا یا بلیڈ استعمال کرے اور عورتیں اُکھاڑیں تاہم پاؤڈر اور کریم کا

استعمال بھی جائز ہے۔

زیرناف کی حدود:

مثانہ کے نیچے پیٹ کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سخت ہڈی ہے جس پر مخصوص نوعیت کے گھنے بال اُگتے ہیں وہیں سے زیرناف بالوں کی حد شروع ہوتی ہے وہاں سے لے کر پیشاب کی نالی،خصیتین اوران کے اردگرداوران کے برابر میں رانوں کا وہ حصہ جہاں گندگی لگ جانے کا خطرہ ہے پورے بالوں کو صاف کرنا ضروری ہے۔اسی طرح پاخانے کی جگہ (Anus) اوراس کے اطراف جہاں جہاں گندگی لگنے کا اندیشہ ہو بال صاف کرنا ضروری ہے۔

جسم کے دیگر بالوں کا حکم:

☆......سینے اور پیٹ کے بالوں کومنڈانا جائز مگر خلافِ ادب اور غیراولیٰ ہے۔

☆......ران اور بازو کے بالوں کا رکھنا اور مونڈنا دونوں دُرست ہے۔

☆......ناک کے بالوں کو قینچی سے کترنا بہتر ہے، اُکھیڑنا مناسب نہیں۔

☆......کان کے بالوں کو کاٹ کر صاف کرنا جائز ہے۔

☆......گردن کے بال مونڈنا جائز ہے۔

خواتین کیلئے سَر کے بال کٹوانا:

خواتین کا اپنے سر کے بالوں کو کسی بھی جانب سے کٹوانا، کتر وانا یا فیشن کے طور پر چھوٹے کروانا (کہ جس سے مردوں کی سی مشابہت آنے لگے) ناجائز اور گناہ ہے۔البتہ اگر بالوں کے سِروں میں شاخیں نکل آئیں جس کی وجہ سے بالوں میں رُکر ہیں پڑجاتی ہوں توان سِروں کوتراشنے کی گنجائش ہے یا جو بال عموماً اُوپر نیچے ہوجاتے ہیں ان کوصرف نیچے سے برابر کرنے کیلئے معمولی طور پر تراشنے کی گنجائش ہے۔

اکثر بالوں کے اختتام پر بال دو اور تین حصوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں اوران کی افزائش رُک جاتی ہے،اگران بالوں کے سِروں کوکاٹ دیا جائے تو پھر بال بڑھنا شروع ہوجاتے ہیں،تو ایسی صورت میں بالوں کی افزائش کیلئے بالوں کے سِرے معمولی طور پر کاٹنا بلاشبہ جائز ہے۔

بالوں کوڈیزائن وفیشن سے سنوارنا:

خواتین کیلئے سَر کے بالوں کو کاٹے بغیر مختلف ڈیزائن اور فیشن سے سنوارنا جائز ہے، البتہ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا بہر حال ضروری ہے:

(۱) اس سے کافر اور فاسقہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا مقصود نہ ہو۔

(۲) محض اپنایا اپنے شوہر کا دِل خوش کرنے کیلئے ایسا کرے۔

(۳) اتنا وقت اس میں ضائع نہ ہو جس سے دوسرے ضروری امور میں خلل پڑتا ہو۔

چھوٹی لڑکیوں کے بال کٹوانا:

ایسی بچیاں جو چھوٹی اور قریب البلوغ (بالغ ہونے کے قریب) نہ ہوں یعنی جن کی عمر نو سال سے کم ہو تو خوبصورتی یا کسی اور جائز مقصد کیلئے ان کے بال کٹوانا جائز ہے۔ تاہم کافروں اور فاسقوں کے ساتھ ارادی طور پر مشابہت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے۔

بالوں کو بلیچ کرنا اور رنگنا:

اگر شرعی حدود (فضول خرچی، بے پردگی وغیرہ نہ ہو) میں رہتے ہوئے بالوں کو بلیچ کرنا یا رنگ لیا جائے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بھوؤں (Eye Brow) کو باریک بنانا:

آج کل خواتین بھوؤں کو خوبصورت شکل دینے آئی برو کے آس پاس کے چند بال نوچ لیتی ہیں کہ باریک سی لکیر بن جائے، شرعاً جائز نہیں۔ البتہ اُبرو کے بال اگر بہت بڑھ گئے ہوں اور بدنما معلوم ہوتے ہوں تو ان کو کتر کر یا کترواکر کم کرنا درست ہے۔

چہرے کے بال صاف کرنا:

چہرے کے بال یا ہونٹوں کے بال نوچ کر نکالنا جسم کو اذیت دینے کی وجہ سے مناسب نہیں، البتہ کسی اچھی کمپنی کی بلیچ کریم کے ذریعہ اس کا رنگ اُڑا دیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

ہاتھ پاؤں کے بال صاف کرنا:

خواتین کیلئے کلائیوں اور پنڈلیوں کے بالوں کو صاف کرنا جائز ہے۔

جسم گودنا، گودوانا (Tatoo بنوانا) جائز نہیں:

جسم گودنا اور گودوانا یعنی Tatoo بنوانا جائز نہیں، حرام ہے۔ حدیث شریف میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

بالوں میں بال ملانا:

خواتین زیب وزینت کیلئے اوراپنے بال لمبے یا گھنے پھولے ہوئے ظاہر کرنے کیلئے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال لے کر اپنے بالوں میں ملا لیتی ہیں، چونکہ اس میں دھوکہ اور فریب ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سخت ناپسند فرمایا اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی، اس لیے خواتین کیلئے ان ناجائز کاموں سے بچنا ضروری ہے۔

بالوں کی وِگ لگانا:

انسانی بالوں یا خنزیر کے بالوں کی وِگ لگانا جائز نہیں۔ البتہ انسان اور خنزیر کے علاوہ کسی جانور کے بالوں کی وِگ یا مصنوعی بالوں کی وِگ لگانا اور لگوانا شرعاً جائز ہے۔

وِگ کے بال پر مسح اور غسل کا حکم:

اگر وِگ کے بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست ہو جائیں اور وہ جسم سے الگ نہیں ہو سکتے ہو تو وضو کے دوران اس پر مسح کرنا جائز ہے اور اسی حالت میں فرض غسل بھی درست ہے، اگر یہ بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست نہ ہوں بلکہ عارضی ہوں کہ جب چاہیں لگالیں اور جب چاہیں ہٹا دیں تو اس پر مسح جائز نہیں اور ان بالوں کے ہوتے ہوئے اگر جسم تک پانی نہ پہنچے تو ایسی صورت میں فرض غسل بھی درست نہیں ہوگا، لہٰذا ان کو ہٹا کر سَر پر مسح کرنا یا فرض غسل کرنا ضروری ہے۔

جوڑا بنانا:

اگر عورت اپنے بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر یا نیچے کی طرف باندھ لے جیسا کہ عام طور پر باندھا جاتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ بالکل سر کے اوپر درمیان میں اونٹ کے کوہان کی طرح باندھنا جائز نہیں۔

عورتوں کے چہرے سے ڈاڑھی مونچھ صاف کرنا:

بعض عورتوں کے چہرے پر ڈاڑھی مونچھ نکل آتی ہے تو اس کو صاف کرنا نہ صرف جائز بلکہ افضل اور بہتر ہے، البتہ ان کو نوچنے کی بجائے کسی بلیچ سے اُن کا رنگ اُڑا دیا جائے اگر چند ایک بال ہوں تو نوچ لینا مناسب ہے۔

پلکوں کو رنگ لینا:

پلکوں پر جو رنگ لگایا جاتا ہے یا آئی لیشز (Eye Lashes) لگائے جاتے ہیں اگر وہ وضو اور فرض غسل میں جسم تک پانی پہنچنے سے روکنے والا نہیں تو اس کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں۔

ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن:

داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت (کلمہ شہادت) سے شروع کریں اور چھنگلی (چھوٹی انگلی) تک، پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی، انگوٹھے، پھر آخر میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹنا چاہیے۔
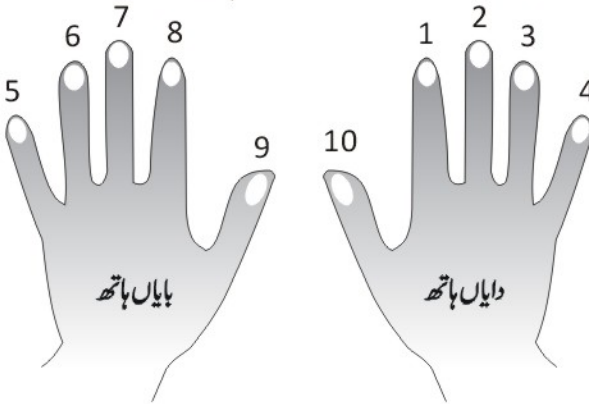
ناخنوں کو دانتوں سے کاٹنا اور لمبے ناخن رکھنا ناپسندیدہ فعل ہے۔

★

ہر جمعہ کو نمازِ جمعہ سے پہلے ناخن کاٹنا، تراشنا چاہیے۔

پاؤں کی انگلیوں کے ناخن:

داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھنگلی تک ترتیب وار ناخن کاٹنا چاہیے۔
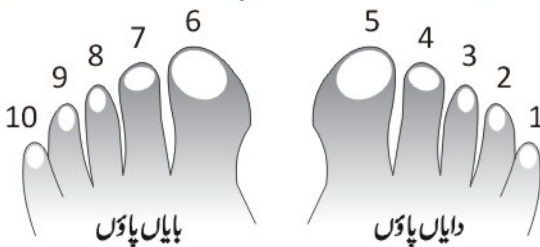
ناخنوں اور بالوں کو زمین میں دفن کرنا بہتر ہے۔

★

حاصلِ تصوف

"وہ ذرا سی بات جو حاصل ہے تصوف کا یہ ہے کہ جس طاعت میں سُستی محسوس ہو، سُستی کا مقابلہ کر کے اس طاعت کو کرے اور جس گناہ کا تقاضا ہو تقاضے کا مقابلہ کر کے اس گناہ سے بچے۔ جس کو یہ بات حاصل ہو گئی اس کو پھر کچھ بھی ضرورت نہیں، کیونکہ یہی بات تعلق مع اللہ پیدا کرنے والی ہے اور یہی بات اس کی محافظ ہے اور یہی اس کو بڑھانے والی ہے"۔

ملفوظ
حضرت تھانوی قدس سرہٗ

قارئین سے گزارش اپنی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو، پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں دُرست ہو سکے۔ جزاک اللہ خیرا

مختلف موضوعات پر دیگر کتابچے

- مسنون وضو سیکھیے
- مسنون غسل سیکھیے
- مسنون نماز سیکھیے (برائے خواتین)
- رمضان المبارک کے فضائل و مسائل
- زکوۃ کی ادائیگی کے لیے مددگار فارم
- رمضان اسکور کارڈ
- شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیجیے
- شیزان و دیگر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری؟
- عشرۂ ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل و مسائل
- قربانی کی ادائیگی کے لیے مددگار فارم
- ماہِ محرم الحرام کے فضائل و مسائل
- میری کتابِ زندگی معمولاتِ یومیہ

اگر آپ اپنے پیارے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے چھپوانا یا تقسیم کرنا چاہتے ہیں

رابطہ کیجیے
سیٹلائٹ ٹاؤن عقب پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد
0333-8371934
www.jamiamahmoodia.blogspot.com
khalidmehmood1432@gmail.com